نے طنز نگار یعنی غم زدہ انسان کو اپنے ماحول کی سیاسی سماجی اور معاشی بے اعتدالیوں کی طرف متوجہ کر دیا — نفسیاتی لحاظ سے بھی یہ نکتہ قابل غور ہے کہ جب کبھی ملبوس و پا بجولان لیکن حساس انسان کو ذریعہ اظہار میسر آئے تو وہ طنز کا سہارا لے کر ان تمام ناسوروں پر تیز تیز نشتر چلانے کی کوشش کرتا ہے جو در اصل اس کے جسمانی و روحانی کرب کا باعث ہوتے ہیں —

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ طنز کا استعمال تخریب پسندی کی علامت ہے — دراصل طنز کی تخریبی کارروائی صرف ناسور پر نشتر چلانے کی حد تک ہے — اس کے بعد زخم کا مندمل ہو جانا اور فرد یا سوسائیٹی کا اپنے مرض سے نجات حاصل کر لینا یقیناً اس کا بہت بڑا تعمیری کارنامہ ہے — لیکن طنز کی چند ضروری خصوصیات یہ بھی ہیں کہ یہ مزاح سے بیگانہ نہ ہو بلکہ کونین کو شکر میں لپیٹ کر پیش کرے — دوسرے پردہ دری اور عیب جوئی کرتے وقت لطیف فنکارانہ پیرایۂ اظہار اختیار کرے اور تیسرے کسی خاص فرد کے عیوب کی پردہ دری کو زندگی اور سماج کی عالمگیر غیر ہمواریوں کی پردہ دری کا وسیلہ بنائے — جہاں ایسا نہیں ہوتا طنز — طنز نہیں رہتی محض پھبتی استہزا یا ہجو کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور شاید اسی لئے اپنے صحیح راستے سے بھٹک کر اس خار زار میں جا نکلتی ہے جہاں تخریب کا جواب تخریب سے ملتا ہے اور نشانۂ تمسخر وار کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کی بجائے غضبناک ہو کر جوابی حملہ